الملحمة الكبری کی روایات

تحقیقی جائزہ

از

ابو شہریار

2021

فہرست

پیش لفظ 3
ملحمہ الکبری کی روایات 10
بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی بربادی 10
ساتویں سال دجال نکلے گا 11
مسلمانوں کا کیمپ غوطہ ہو گا 13
قتال مدینہ منتقل ہو جائے گا 15
غزوہ ہند سے متعلق 18
کعب احبار کی اسرائیلیات اور غزوہ ہند 22
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب غزوہ ہند کی روایات 27
نعمت اللہ شاہ ولی کے اشعار 35
قرب قیامت کی ایک جنگ کا ذکر 37
کتاب اللہ زمین پر باقی نہ رہے گی؟ 39
کیا صرف عرب کی بربادی ہے ؟ 42

بسم اللہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

اسلام میں ملحمہ الکبری کا کوئی تصور نہیں ہے - یہ ایک یہودی بڑھ ہے کہ قرب قیامت میں جنگ ہو گی اور اس کے اختتام پر یہود تمام دنیا پر غالب ہوں گے - میڈیا میں مسلسل یہودی اپنی جنگ کا ذکر کرتے رہتے ہیں - ملحمہ سے مراد

Armageddon

ہے – جس کی اسلام میں کوئی دلیل نہیں ہے -

اللہ تعالی نے قرآن سورہ ال عمران میں بتایا ہے کہ یہود کی سرکشی کی وجہ سے اس نے یہود پر ذلت و مسکنت قیامت تک لکھ دی ہے

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ

ان پر ذلت کی مار ہے جہاں بھی جائیں مگر ساتھ اللہ کی (وقتی) پناہ سے یا لوگوں کی (وقتی) پناہ سے اور وہ اللہ کے غضب میں گھرے ہوئے ہیں اور ان پر پستی لازم کی گئی، یہ اس لیے ہے کہ اللہ کی آیات کا کفر کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ لیے کہ انہوں نے سرکشی کی اور حد کو پار کیا

اس آیت سے بتایا گیا کہ مدینہ کے یہودی ہوں یا کہیں اور کے ہوں – یہودی، اللہ کے نزدیک معذب ہیں – ان کی کامیابی یا دولت زیادہ عرصے نہ رہے گی – دوسری طرف یہود نے اپنے انبیاء کے نام پر یہ آیات گھڑیں کہ عنقریب

ان کا باقی دنیا سے معرکہ ہوگا اور وہ تمام عالم پر غالب ہو جائیں گے ۔اس بات کو گمراہ ہونے والے نصرانیوں نے بھی مان لیا اور نصرانیوں نے اس کو اپنے لئے بیان کیا ہے۔ لفظ

Armageddon

پر اہل کتاب کے علماء کا کہنا ہے کہ یہ اصل میں مقام

Megiddo

ہے جو اب اسرائیل میں ہے ۔اس کا ذکر بائبل کی کتب انبیاء میں کتاب زکریا کی باب ۱۲ کی آیت ۱۰ سے ۱۲ ہے

مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں پر مہربانی اور التماس کا روح اُنڈیلوں گا۔ تب وہ مجھ پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے، اور وہ اُس کے لئے ایسا ماتم کریں گے جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے، اُس کے لئے ایسا شدید غم کھائیں گے جس طرح اپنے پہلوٹھے کے لئے۔ اُس دن لوگ یروشلم میں شدت سے ماتم کریں گے۔ ایسا ماتم ہوگا جیسا میدانِ مجدّو میں ہددرِمّون پر کیا جاتا تھا۔ پورے کا پورا ملک واویلا کرے گا۔ تمام خاندان ایک دوسرے سے الگ اور تمام عورتیں دوسروں سے الگ آہ و بکا کریں گی۔ داؤد کا خاندان، ناتن کا خاندان، لاوی کا خاندان، سِمعی کا خاندان اور ملک کے باقی تمام خاندان الگ الگ ماتم کریں گے۔

ھر مجدون یا کوہ مجدون جہاں بنی اسرائیلیوں کا رونا پیٹنا ہوا

اس کا ذکر بائبل کتاب زکریا میں ہے اور اس کو یروشلم میں ایک مقام بتایا گیا ہے

Zechariah (12:11)

In that day there shall be a great mourning in Jerusalem, like the mourning at

Hadad Rimmon in the plain of Megiddo.

اس روز یروشلم میں خوب رونا پیٹنا ہو گا جیسے حدادرموّن میں مجدوں میں ہوا تھا

فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَعْظُمُ النَّوْحُ فِي أُورُشَلِيمَ كَنَوْحِ هَدَدْرِمُّونَ فِي بُقْعَةِ مَجِدُّونَ.

زکریا 12:11

اس کا ذکر نصرانیوں کی انجیل عہد نامہ جدید سے منسلک کتاب الرویا از مجہول الحال یحییٰ میں ہے

Revelation 16:16

And they assembled them at the place that in Hebrew is called Harmagedon.

اور وہ اس جگہ جمع ہوں گے جس کو عبرانی میں ہر مجدون کہتے ہیں

فَجَمَعَهُمْ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي يُدْعَى بِالْعِبْرَانِيَّةِ «هَرْمَجَدُّونَ كتاب الرويا

ھر کا مطلب عبرانی میں پہاڑ یا جبل ہے اور مجدون جگہ کا مقام ہے جو آجکل

Bikat Megiddon

کہلاتا ہے-

اصل لفظ مَجِدُّونَ کا پہاڑ ہے جو اصل میں بیت المقدس ہی مراد ہے-یعنی

Armageddon

سے مراد جنگ کے بعد یروشلم میں اس مقام پر نوحہ و گریہ زاری ہے

اب سوال یہ ہے کہ بائبل کے انبیاء کی کتب میں اس مقام کا ذکر کیوں ہے ؟ وہاں کون گریہ کرے گا ؟ راقم نے اس سوال پر دو سال تحقیق کی ہے اور جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ یہ آیات یہود نے گھڑی ہیں – ان آیات کو گھڑنے کا اصل مدعا یہ تھا کہ حشر دوم کے بعد یہود جب واپس اسرائیل پہنچے تو دیکھا کہ وہاں غیر یہودی آباد ہیں – شروع میں آنے والے گروہوں نے مقامی آبادی میں شادیاں کر لیں اور مسجد اقصی کو تعمیر بھی کیا – وہاں اس وقت متعین ایک افسر عزیر

Ezra

بھی تھا جو فارسیوں کا ملازم تھا – نوٹ کیا گیا کہ بنی اسرائیل میں بغاوت کے جذبات آ رہے ہیں وہ نسل داود سے واپس کسی کو بادشاہ مقرر کرنا چاہتے ہیں – اس دوران دو فارس مخالف انبیاء ظاہر ہوئے ایک نام زکریا تھا اور دوسرے کا نام حجی تھا – اسی طرح چند اور لوگوں نے دعوی کیا کہ ان کو بنی اسرائیل کے سابقہ انبیاء کے نام سے کتب ملی ہیں جن میں کتاب یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل، عموس وغیرہ ہیں – یعنی یہودی آپس میں لڑنے لگے اور انبیاء کے نام پر کتب ایجاد کیں – یہ بات یہود کی ان کتب انبیاء کو پڑھنے اور تقابل کرنے پر ظاہر ہو جاتی ہے کیونکہ اگر ان کتب کا آپس میں تقابل کیا جائے تو باہم متضاد اور مخالف بیانات ملتے ہیں – انبیاء جھوٹ نہیں بولتے یہ یہودی جھوٹے ہیں جنہوں نے ان کے نام سے کتب کو جاری کیا – یہود میں فارس کے خلاف بغاوت کے جذبات پیدا ہو چلے تھے – فارس کے خلاف بغاوت کی سازش کرنے لگے۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لئے فارسیوں نے ایک افسر نحمیاہ کو بھیجا اور اس نے سختی سے اس بغاوت کو کچل دیا اور اس میں نبوت کے دعویداروں کا قتل بھی ہوا اور ہیکل کے پروہتوں کا بھی

فرضی نبی زکریا نے ہر مجدون میں جس رونے پیٹنے کا ذکر کیا ہے وہ اصل میں انہی آپس کے اختلاف پر یہود کا ایک دوسرے کو قتل کرنا ہے – واضح رہے یہ زکریا وہ نبی نہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے بلکہ ان کا دور اس فرضی نبی سے کئی سو سال بعد کا ہے

اب عزیر ایک بیورو کریٹ تھااور نحمیاہ ان کا نیا فارس کا مقرر کردہ گورنر تھا۔ عزیر نے ایک نئی توریت یہود کو دی اور الہامی متن کو تبدیل کیا۔ توریت اصلا عبرانی میں تھی عزیر نے اس کو بدل کر آشوری میں کر دیا۔

یہود کے آپس کے اس جھگڑے میں لیکن ایک مسیح کا تصور باقی رہ گیا کہ کوئی نسل داود سے آئے گا جو بنی اسرائیل کو غیر قوموں کے چنگل سے نکالے گا۔ اس بغاوت کے قریب ۵۰۰ سال بعد اللہ تعالی نے مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجا۔ اس وقت تک بنی اسرائیل پر رومیوں کا قبضہ ہو چکا تھا لیکن یہود کے معاملات پر وہ حاکم تھے جو عزیر کی دی گئی توریت کو پڑھتے تھے۔ عزیر خود یہود کے مطابق اللہ کا نبی نہیں تھا وہ محض ایک سرکاری افسر تھا جو فارس کا مقرر کردہ تھا البتہ بعض یہودی فرقوں نے اس سوال کا جواب کہ اس نے توریت کو عبرانی سے فارس میں بولی جانے والی سرکاری زبان اشوری میں کیسے کر دیا؟ کا جواب اس طرح دیا کہ اس کو اللہ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ جس کو وہ بنوالوھم کہتے تھے یعنی اللہ کے بیٹے جن پر روح القدس کا نزول ہوا اور توریت موسی، اصلی عبرانی سے فارس میں بولی جانے والی اشوری میں بدل گئی

افسوس مسلمانوں نے عزیر کو نبی کہنا دینا شروع کر دیا ہے اور اس کے ساتھ علیہ السلام کا لاحقہ بھی لگایا جاتا ہے جبکہ ابی داود کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا أَدْرِي أَعُزَيْرٌ نَبِيٌّ هُوَ أَمْ لَا مجھے نہیں پتا کہ عزیر نبی ہے یا نہیں (سندہ صحیح)

جیسا عرض کیا کہ یہود نے انبیاء کے نام پر کتب گھڑیں تو وہ ان میں باقی رہ گئیں اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد انہی کتب کو گمراہ ہونے والے نصرانییوں نے لیا اور انہوں نے ذکر کردہ بغاوت اور نتیجے میں ہونے والی جنگ پر استخراج کیا کہ سابقہ انبیاء سے منسوب کتب میں جس جنگ کا ذکر ہے وہ نصرانییوں کی جھوٹے مسیح سے جنگ کے بارے میں ہے دو مسیح کا تصور انہی انبیاء سے منسوب کتب میں اختلاف سے نکلا ہے

ایک داود کی نسل کا اور ایک یوسف کی نسل کا یا ایک حاکم مسیح اور ایک منتظم مسجد و روحانی مسیح

یا ایک اصلی مسیح اور ایک دجال- یہ تصورات یہود میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے سے آ گئے تھے –ان کی بازگشت بحر مردار کے طومار

Dead Sea Scrolls

میں سنی جا سکتی ہے

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے مسیح ابن مریم رسول اللہ کو بھیجا ہے یعنی وہ مسیح جو کسی نسب کا نہیں ہے نہ داود کی نسل سے ہے نہ یوسف کی نسل سے وہ نبی ہے شاہ نہیں اور مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا مشن کسی عالمی جنگ کی سربراہی کرنا نہیں ہے بلکہ توحید کا سبق دینا ہے اصل کامیابی آخرت کی ہے دنیا کی جنگوں نہیں –نزول ثانی پر عیسیٰ علیہ السلام کا مشن جنگیں کرنا نہیں بلکہ گمراہ مسلمان فرقوں کو توحید کی تبلیغ کرنا ہو گا –اسی لئے حدیث نبوی میں دجال اور عیسیٰ دونوں کا کعبہ کا طواف کرنے کا ذکر ہے

عرب نصرانی اسی جنگ کو ملحمہ الکبری کہتے ہیں –اور یہود میں سے مسلمان ہونے والا کعب الاحبار اسی کو الْمَلْحَمَةَ الْعُظْمَى یا الْمَلْحَمَةَ الْكُبْرَى کہتا تھا (کتاب الفتن از نعیم بن حماد)-شامی مسلمانوں نے الْمَلْحَمَةَ الْكُبْرَى سے متعلق اقوال کو حدیث نبوی بنا کر پیش کر دیا ہے- عصر حاضر میں اس جنگ کا ذکر پھر سننے میں آ رہا ہے[1]، جبکہ یہ محض یہود کا پروپیگنڈا تھا اور

1

یہودیوں نے خبر دی ہے کہ یروشلم میں لومڑیاں نظر آ رہی ہیں –اس قسم کی خبر کہا جاتا ہے کہ کتاب گریہ بائبل میں موجود ہے جس میں گیڈروں کے گزرنے کا ذکر ہے

https://biblehub.com/lamentations/5-18.htm

for Mount Zion, which lies desolate, with jackals prowling over it.

صیھون کے پہاڑ پر بربادی ہو گی اور اس پر گیڈر چلیں گے

اب اسی کو بعض لاعلم لوگ حدیث رسول بنا کر پیش کر رہے ہیں-احادیث رسول سے معلوم ہے کہ دجال سے جنگ مسلمان نہیں کریں گے وہ پہاڑوں میں روپوش رہیں گے اور نزول عیسیٰ پر دجال فوراہی عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا

ابو شہریار

۲۰۲۰

اول تو کوہ صیھون کہاں ہے اس پر یہود میں خود اختلاف ہے–خاص وہ مقام جہاں مسجد بیت المقدس ہے وہ کوہ صیھون نہیں ہے

ملحمہ الکبری کی روایات

بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی بربادی

مسند احمد اور سنن ترمذی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرَ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ". ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ (1) كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا ". أَوْ كَمَا " أَنَّكَ قَاعِدٌ " يَعْنِي: مُعَاذًا

مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی، مدینہ کی بربادی ہے اور مدینہ کی بربادی ملحمہ (خون ریز جنگیں) کا نکلنا ہے اور ملحمہ کا نکلنا الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ کی فتح ہے اور الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ کی فتح دجال کا خروج ہے

اس کی سند ضعیف ہے سند میں عبد الرحمٰن بن ثوبان ہے جس کی وجہ سے مسند احمد کی تعلیق میں شعیب الأرنؤوط نے اس روایت کو رد کیا ہے۔ نسائی نے اس راوی کو لیس بالقوی قرار دیا ہے

کتاب جامع التحصیل فی إحکام المراسیل از العلائی (المتوفى : 761ھ) کے مطابق لابن إبی حاتم کہتے ہیں

سمعت أبي يقول عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قد أدرك مكحولا ولم يسمع منه شيئا

میں نے اپنے باپ سے سنا عبد الرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے مکحول شامی کو پایا لیکن ان سے سنا نہیں

زیر بحث روایت بھی مکحول سے اس نے روایت کی ہے-ابو حاتم کہتے ہیں وتغیر عقله فی آخر یہ آخری عمر میں تغیر کا شکار تھے- ضعفاء العقیلي کے مطابق امام احمد نے کہا لم یکن بالقوی فی الحدیث حدیث میں قوی نہیں ہے- الکامل فی ضعفاء الرجال کے مطابق یحیی نے کہا یہ ضعیف ہے- ابو داود میں روایت کی سند میں ہے جو شعَیب الأرنؤوط – محمَّد كامِل قره بللي کے مطابق ضعیف ہے اور البانی نے صحیح الجامع: 4096, المشكاة: 5424 میں اس کو صحیح کہا ہے –راقم کے نزدیک شعَیب الأرنؤوط – محمَّد كامِل قره بللي کی تحقیق صحیح ہے

اس متن کا ایک دوسرا طرق ہے جو مصنف ابن ابي شیبہ میں ح 37209 ہے

حَدَّثَنَا – أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: " عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ , وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ , وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ , ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ رَجُلٍ وَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ

اس روایت کی علت کا امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب تاریخ اور علل میں ذکر کی ہے کہ ابو اسامہ نے عبد الرحمان بن یزید بن تمیم کا نام غلط لیا ہے اور دادا کا نام ابن جابر کہا ہے

جبکہ یہ نام غلط ہے اصلا یہ عبد الرحمان بن یزید بن تمیم ہے جو منکر الحدیث ہے

ساتویں سال دجال نکلے گا

مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ، وَيَخْرُجُ مَسِيحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ

عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ بُسۡرٍ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خون زیر جنگوں اور مدینہ کی فتح میں چھ سال ہیں اور ساتویں سال دجال نکلے گا

شعیب الأرنؤوط – عادل مرشد کہتے ہیں

إسناده ضعيف لضعف بقية- وهو ابن الوليد- ولجهالة ابن أبي بلال – واسمه عبد الله

سنن ابو داود میں ہے

حدَّثنا عبد الله بن محمَّد النُّفيليُّ، حدَّثنا عيسى بن يونس، عن أبي بكر بن أبي مريم، عن الوليد بن سُفيان الغسانيِّ، عن يزيد بن قُطَيب السَّكونيِّ، عن أبي بحرية عن معاذ بنِ جبلٍ، قال: قالَ رسولُ الله – صلَّى الله عليه وسلم -: الملحمَةُ الكبرى وفتحُ القُسطنطينية وخروجُ الدجال في سَبعَة أشهر

معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی خونریز جنگوں اور فتح القُسطنطينية اور خروج دجال میں سات ماہ ہیں

شعیب کہتے ہیں سند ضعیف ہے

إسناده ضعيف لضعف إبي بكر بن إبي مريم والوليد بن سفيان، ولجهالة يزيد بن قُطيب. إبو بحرية: هو عبد الله بن قيس

ابو داود نے دوسرا طرق دیا ہے اور کہا

حد ثنا حيوة بن شُرَيح الحمصيُّ، حدَّثنا بقيَّة، عن بَحِيْرٍ، عن خالدٍ، عن ابن أبي بلالٍ

عن عبدِ الله بن بُسرٍ، أن رسولَ الله – صلَّى الله عليه وسلم – قال: "بين الملحمةِ وفتح المدينة ستُّ سنينَ، ويخرج المسيحُ الدَّجالُ في السابعة"

قال أبو داود: هذا أصحُّ من حديثِ عيسى

یہ طرق عیسی بن یونس سے اصح ہے

لیکن اس طرق کو بھی شعیب نے رد کیا ہے

إسناده ضعيف لضعف بقية -وهو ابن الوليد الحمصي- وجهالة ابن أبي بلال -واسمه عبد الله- خالد: هو ابن معدان الكلاعي، وبَحِير: هو ابن سعد السَّحُولي

اور ابن ماجہ کی تعلیق میں البانی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

مسلمانوں کا کیمپ غوطہ ہو گا

مسند احمد کی حدیث ہے

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغُوطَةُ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ

أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا کیمپ ملحمہ کے دن غوطہ میں ہو گا اس شہر کی جانب جس کو دمشق کہا جاتا ہے

مسند احمد میں اس کو بعض اصحاب رسول سے مرفوع نقل کیا گیا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَيُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ وَإِنَّ بِهَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ الْغُوطَةُ، يَعْنِي دِمَشْقَ، مِنْ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ

اس میں رجل من اصحاب النبی کہا ہے نام نہیں لیا- بہت سے محدثین کے نزدیک یہ سند قابل قبول نہیں ہے

ان اسناد میں روایت کو مرفوع روایت کیا گیا ہے لیکن تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث مرفوع نہیں قول تبع التابعی ہے

مختصر سنن إبي داود از المؤلف: الحافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (المتوفی: 656ھ-) میں ہے

وقال يحيى بن معين -وقد ذكروا عنده أحاديث من ملاحم الروم- فقال يحيى: ليس من حديث الشاميين شيء أصح من حديث صدقةَ بن خالد عن النبي -صلى الله عليه وسلم-: "معقل المسلمين أيام الملاحم: دمشق".

ابن معین نے کہا اور ملاحم روم کے بارے میں حدیث ذکر کیں پھر ابن معین نے کہا شامیوں کی احادیث میں اس سے زیادہ کوئی اصح حدیث نہیں جو صدقۃ بن خالد (تبع تابعی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ملاحم کے دنوں میں مسلمانوں کا قلعہ دمشق ہو گا

یعنی ابن معین کے نزدیک یہ روایت صحیح نہیں جیسا کہ انہوں نے ابو درداء کی روایت کا ذکر نہیں کیا

تاریخ ابن معین (روایۃ الدوری) میں ہے

قَالَ يحيى وَكَانَ صَدَقَة بن خَالِد يكْتب عِنْد الْمُحدثين فِي أَلْوَاح وَأهل الشَّام لَا يَكْتُبُونَ عِنْد الْمُحدثين يسمعُونَ ثمَّ يجيئون إِلَى الْمُحدث فَيَأْخُذُونَ سماعهم مِنْهُ

ابن معین نے کہا کہ صدقہ بن خالد محدثین سے لکھتے تھے الواح پر اور اہل شام محدثین سے نہیں لکھتے تھے وہ بس سنتے تھے پھر محدث کے پاس جاتے اور ان سے سماع کرتے

معلوم ہوا کہ صدقہ بن خالد کے لکھنے کی وجہ سے ابن معین کے نزدیک ان کی سند صحیح تھی جبکہ باقی اہل شام کی روایات پر ان کو شک تھا

ابو داود میں ہے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا بُرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَاحِمِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ

اس میں مکحول کوئی صحابی نہیں لیکن لوگوں نے اس سند کو بھی صحیح کہہ دیا ہے

فضائل صحابہ از احمد کے مطابق یہ قول تابعی مکحول کا تھا

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا أَبُو سَعِيدٍ قثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: نا مَكْحُولٌ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فُسْطَاطُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْمَلْحَمَةِ، الْغُوطَةُ مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ هِيَ خَيْرُ مَدَائِنِ الشَّامِ

قتال مدینہ منتقل ہو جائے گا

الولید بن مسلم المتوفی ۱۵۹ھ نے ان اس روایت میں اضافہ کیا – کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ ....وَيَظْهَرُ أَمْرُهُ وَهُوَ السُّفْيَانِيُّ، ثُمَّ تَجْتَمِعُ الْعَرَبُ عَلَيْهِ بِأَرْضِ الشَّامِ، فَيَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ حَتَّى يَتَحَوَّلَ الْقِتَالُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَتَكُونُ الْمَلْحَمَةُ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ»

ولید بن مسلم نے کہا سفیانی کے خروج کے بعد عرب شام میں جمع ہوں گے پھر یہ جدل و قتال مدینہ منتقل ہو گا. بقیع الغرقد پر

ولید اپنے دور کی ہی بات کر رہا ہے جب بنو امیہ میں سے سفیانی کا خروج ہوا اور امام المہدی محمد بن عبد اللہ نے مدینہ میں اپنی خلافت کا اعلان سن ۱۲۵ھ میں مدینہ میں کر چکا تھا

سفیانی سے مراد یزید بن عبد اللہ بن یزید بن معاویۃ بن اِبی سفیان ہیں اور یہ خروج سفیانی سن ۱۳۳ھ میں ہوا۔

الغرض ملحمہ ایک فرضی جنگ کا قصہ ہے اور یہود کا پروپیگنڈا تھا جو ان سے نصرانییوں کو ملا اور پھر اسرائیلیات پسند کرنے والے راویوں کی وجہ سے اس کا ذکر احادیث میں شامل ہو گیا

واضح رہے کہ دنیا میں جنگیں ہوتی رہتی ہیں۔جنگ عظیم اول و دوم کا ہم کو علم ہے لیکن ان جنگوں کو مذھب کے تحت کوئی اخروی معرکہ نہیں سمجھتا۔اسی طرح مستقبل کی بھی کسی بھی جنگ کو آخری معرکہ قرار دینا غیر دانشمندی ہے

مسلمانوں کے دانشمند اسی قسم کے مغالطے دیتے رہے ہیں مثلا عباسی خلیفہ واثق پر یاجوج ماجوج کا اتنا اثر ہوا کہ خواب میں دیکھا کہ ان کا خروج ہو گیا ہے فورا ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر خبر لائے اور اس شخص نے جا کر یاجوج ماجوج کو بھی دیکھ لیا۔ یا للعجب۔اسی طرح تاتاریوں کے حملے کو بھی خروج یاجوج موجوج سمجھ کر ان سے جنگ نہ کی گئی۔ان کا اتنا رعب بیٹھا کہ تلوار تک نہ اٹھا سکے

عصر حاضر میں اصل میں یہود یہ چاہتے ہیں کہ ملحمہ ہو جس کا ذکر اصل میں ان کی کتب میں موجود ہے۔یہ کوئی نئی بات نہیں ایسا یہودی کرتے آئے ہیں قرآن میں ہے

كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ
المائدة:64

جب بھی یہ جنگ کی اگ بھڑ کاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے

سوال ہے کہ یہود ایسا کیوں کرتے ہیں ؟ تو اس کا جواب راقم نے یہود کی کتب میں پڑھا ہے کہ اس کا مقصد ہے کہ اللہ کو نعوذ باللہ مجبور کیا جائے کہ وہ اصلی مسیح کو ظاہر کرے- اللہ سب مسلمانوں کو کفار و اہل کتاب کے شر سے اور فتنوں سے محفوظ رکھے

غزوه ہند سے متعلق

اہل کتاب میں یہود کے علماء کا موقف ہے کہ دانیال ایک صوفی تھا نبی و رسول نہیں تھا بلکہ ایک کشفی و صوفی تھا جبکہ نصرانی اس کو رسول کا درجہ دیتے ہیں۔ نصرانیوں کی یہ روایت مسلمانوں نے قبول کر لی کہ دانیال کوئی نبی تھا۔ البتہ بائبل میں موجود کتاب دانیال میں تاریخ کی غلطیاں ہیں۔ جس شخص نے اس کتاب کو گھڑا اس نے بادشاہوں کے نام تک غلط لکھے ہیں ان کے ادوار بھی غلط بیان کیے ہیں لہذا اب اہل کتاب کے بعض محققین بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ کتاب دانیال ایک گھڑی ہوئی کتاب ہے

دانیال کے نام سے بہت سی اور کتب بھی ہیں جن کو گھڑی ہوئی قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک کتاب سے مسلمانوں کا سابقہ دور عمر رضی اللہ عنہ میں ہوا جب فارس سے جنگ کے دوران ایک لاش ملی جس پر ایک کتاب رکھی ہوئی تھی۔ جنگ میں شامل بصری ابو العالیہ نے بتایا کہ اس کو لگا یہ کوئی نبی دانیال ہے۔ راقم کہتا ہے یہ مغالطہ بصریوں کو اپنی لا علمی سے ہوا کیونکہ جب فارسیوں سے پوچھا گیا کہ یہ شخص کب مرا تو انہوں نے تین سو سال بتایا اور یہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسی علیہ السلام کے بیچ یہود پر کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ لیکن تاریخ سے لا علم لوگوں نے اس لاش کو نبی کی میت قرار دیا اور ملنے والی کتاب کو دانیال کی کتاب قرار دیا۔ راقم کہتا ہے نہ تو یہ لاش کسی نبی کی تھی نہ یہ کتاب کوئی منزل من اللہ تھی۔ ابو عالیہ نے لیکن خبر دی

فأخذنا المصحف فحملنا إلى عمر بن الخطاب فدعا له كعباً فنسخه بالعربية فأنا أول رل من العرب قرأته مثلما أقرأ القرآن هذا فقلت لأبي العالية: ما كان فيه ؟ فقال سيرتكم وأموركن ولحون كلامكم وما هو كائن بعد

ہم نے وہ مصحف اٹھا کر امیر المومنین عمر کے پاس پہنچا دیا عمر نے کعب الاحبار کو طلب کیا اور کعب نے اس کو عربی میں لکھ دیا ابو العالیہ نے کہا میں پہلا شخص تھا جس نے وہ صحیفہ پڑھا-اِبي خلدة بن دینار نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ اس صحیفے میں کیا لکھا تھا؟ کہا: تمہاری سب سیرت تمہارے تمام امور اور تمہارے کلام کے لہجے تک اور جو کچھ آئندہ پیش آنے والا ہے

دلائل النبوہ از بیہقی

ابو العالیہ اور اس کے قبیل کے غیر محتاط لوگوں نے اس کتاب کے مندرجات کو پھیلانا شروع کر دیا

اب اپ تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں- مصنف عبد الرزاق میں ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُولُ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يَطْلُبُ كُتُبَ دَانْيَالَ، وَذَاكَ الضَّرْبَ، فَجَاءَ فِيهِ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنْ يُرْفَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَدْرِي فِيمَا رُفِعْتُ؟ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ عَلَاهُ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِ {الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قَالَ: «فَعَرَفْتُ مَا يُرِيدُ»، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي، فَوَاللَّهِ مَا أَدَعُ عِنْدِي شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْكُتُبِ إِلَّا حَرَقْتُهُ قَالَ: ثُمَّ تَرَكَهُ

إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نے کہا کہتے ہیں کوفہ میں ایک آدمی ہوتا تھا جو دانیال کی کتابیں مانگتا تھا... پس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ اس (کے پاس) سے اٹھ جاؤ— پس اس شخص نے کہا کیا معلوم کیا اٹھا؟ پس جب وہ شخص عمر کے پاس گیا، اس کو عمر نے درے لگائے پھر { الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ} [يوسف: 1]، حَتَّى بَلَغَ {الْغَافِلِينَ} [يوسف: 3] قرات کی اور کہا پس تو جان گیا میں کیا چاہ رہا تھا- اس نے کہا امیر المومنین مجھے جانے دیں اللہ کو قسم میں اس کتاب کو جلا دوں گا کہا- اس پر انہوں نے اس کو چھوڑا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: " كُنْتُ فِي الْخَيْلِ الَّذِينَ افْتَتَحُوا تُسْتَرَ، وَكُنْتُ عَلَى الْقَبْضِ فِي نَفَرٍ مَعِيْ، فَجَاءَنَا

رَجُلٌ بِجَوْنَةٍ، فَقَالَ: تَبِيعُونِي مَا فِي هَذِهِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَهَبًا، أَوْ فِضَّةً، أَوْ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّهُ بَعْضُ مَا تَقُولُونَ، فِيهَا كِتَابٌ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ قَالَ: فَفَتَحُوا الْجَوْنَةَ فَإِذَا فِيهَا كِتَابُ دَانِيَالَ فَوَهَبُوهُ لِلرَّجُلِ، وَبَاعُوا الْجَوْنَةَ بِدِرْهَمَيْنِ قَالَ: فَذَكَرُوا أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ أَسْلَمَ حِينَ قَرَأَ الْكِتَابَ "

أَبِي الرَّبَابِ الْقُشَيْرِيِّ نے کہا میں گھوڑے پر تھا جب تستر فتح ہوا اور میں ایک نفر پر قابض تھا پس ایک آدمی آیا اور کہا میرے ساتھ آؤ یہ تحریر کیا ہے ہم نے کہا ہاں خبر دار یہ تو سونا (کتاب پر لگا) ہے یا چاندی ہے یا کوئی کتاب اللہ ہے

کہا پس انہوں نے کہا یہ کتاب اللہ میں سے کوئی ایک ہے پس تحریر کو کھولا تو دیکھا دانیال کی کتاب ہے پس وہ شخص ڈر گیا اور اس تحریر کو دو درہم میں فروخت کر دیا اور کہا وہ شخص مسلمان ہو گیا

دانیال سے منسوب وہ کتاب بازار میں کوڑی کے دام بیچ دی گئی اور بعد میں جو بھی اس قسم کا کوئی مصحف پڑھتا اس کو درے لگتے اور ان کو جلا دینے کا حکم تھا- دوسری طرف لوگ بیان کرتے رہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ترجمہ کا کعب کو کہا اور ابو عالیہ نے اس کو پڑھا–ابو عالیہ کے نزدیک اس میں مسلمانوں کے اختلاف کا ذکر تھا؟ یا للعجب–ابو عالیہ ایک نمبر کے چھوڑو انسان تھے–انہوں نے دعوی کیا کہ یہ اس کتاب دانیال کا ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر کعب الاحبار نے کیا جو انہوں نے سب سے پہلے پڑھا اور جانا کہ اس امت محمد میں کیا کیا فتنے ہوں گے–راقم کہتا ہے یہ سازش ہے کہ اھل کتاب کے قرب قیامت کو اسلام کے قرب قیامت سے ملا دیا جائے–ابو عالیہ یاد رہے یہ واقعہ غرانیق کے بھی راوی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصادق والامین پر قرانی آیات میں شیطانی القا کی روایت بھی کرتے تھے- یہ ان کے علم کے مصادر ہیں

بہر حال عمر رضی اللہ عنہ کے سخت آڈر کی بنا پر کعب الاحبار اس کتاب کو لے کر شام بھاگ گئے اور وہاں انہوں نے اس کتاب کی روایات کو پھیلانا شروع کر دیا جن میں سے بہت سی اب کتاب الفتن نعیم بن حماد میں ہیں اور اس کا عنقریب ترجمہ اردو میں انے والا ہے جو مزید گمراہی کا سبب بنے گا

کعب احبار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چونکہ سابقہ اہل کتاب میں سے تھے ان کے اپس میں اچھے مراسم تھے اور تبادلہ خیالات ہوتا رہتا تھا۔ بہت سی باتیں جو کعب سے ابو ہریرہ کو ملیں ان کو جب لوگوں کو انہوں نے بتایا تو لوگ ان کو حدیث رسول سمجھ بیٹھے۔ اس کا ذکر امام مسلم نے اپنی کتاب التمیز میں کیا ہے

حَدثنَا عبد الله بن عبد الرَّحْمَن الدَّارمِيّ ثَنَا مَرْوَان الدِّمَشْقِي عَن اللَّيْث بن سعد حَدثنِي بكير بن الاشج قَالَ لنا بسر بن سعيد اتَّقوا الله وتحفظوا من الحَدِيث فوَاللَّه لقد رَأَيْتنَا نجالس أَبَا هُرَيْرَة فَيحدث عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم عَن كَعْب وَحَدِيث كَعْب عَن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

بکیر بن الاشج نے کہا ہم سے بسر بن سعید نے کہا: اللہ سے ڈرو اور حدیث میں حفاظت کرو۔ اللہ کی قسم! ہم دیکھتے ابو ہریرہ کی مجالس میں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے اور وہ (باتیں) کعب (کی ہوتیں) اور ہم سے کعب الاحبار (کے اقوال) کو روایت کرتے جو حدیثیں رسول اللہ سے ہوتیں

اس بنا پر اکابر تابعین صحابی ابو ہریرہ کی تمام روایات نہیں لیتے تھے۔ احمد العلل میں کہتے ہیں

وقال عبد الله: حدثني أبي. قال: حدثنا أبو أسامة، عن الأعمش. قال: كان إبراهيم صيرفيا في الحديث، أجيئه بالحديث. قال: فكتب مما أخذته عن أبي صالح، عن أبي هريرة. قال: كانوا يتركون أشياء من أحاديث أبي هريرة. «العلل» (946).

احمد نے کہا ابو اسامہ نے کہا اعمش نے کہا کہ ابراھیم النخعی حدیث کے بدلے حدیث لیتے ــ وہ حدیث لاتے ــ اعمش نے کہا پس انہوں نے لکھا جو میں نے ابو صالح عن ابو ہریرہ سے روایت کیا ــ اعمش نے کہا: ابراھیم النخعی، ابو ہریرہ کی احادیث میں چیزوں کو ترک کر دیتے

کعب احبار کی اسرائیلیات اور غزوہ ہند

کعب احبار اور پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام میں اسرائیلیات کو متعارف کرایا اور یہ خاص کر فتن کے باب میں ہوا ــ اس حوالے سے ایک غزوہ ہند کا ذکر آجکل بہت زور و شور سے سننے میں آ رہا ہے ــ ہند کا ذکر بائبل میں صرف دو مقام پر ہے اور صرف کتاب استار میں ہے کہ فارس کی مملکیت ہند میں بھی تھی ــ لیکن کعب احبار تک نے ہند سے جنگ کا ذکر کیا ہے جو اسی کتاب کا اثر لگتا ہے جو فتح فارس میں ملی تھی

کتاب الفتن از نعیم میں ہے

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «يَبْعَثُ مَلِكٌ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ جَيْشًا إِلَى الْهِنْدِ فَيَفْتَحُهَا، فَيَطَئُوا أَرْضَ الْهِنْدِ، وَيَأْخُذُوا كُنُوزَهَا، فَيُصَيِّرُهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ حِلْيَةً لِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيُقْدِمُ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْجَيْشُ بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مُغَلَّلِينَ، وَيُفْتَحُ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَيَكُونُ مَقَامُهُمْ فِي الْهِنْدِ إِلَى خُرُوجِ الدَّجَّالِ»

کعب نے کہا کہ بیت المقدس کے بادشاہ کی جانب سے ہندوستان کی جانب لشکر روانہ کیا جائے گا پس ہند کو پامال کیا جائے گا اور اس کے خزانوں پر قبضہ کریں گے اور اس سے بیت المقدس کو سجائیں گے وہ لشکر ہند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا اور مشرق و مغرب فتح کرے گا اور دجال کا خروج ہو گا

-اس کی سند میں الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اور کعب کے درمیان مجهول راوی ہے جس کا نام تک نہیں لیا گیا

یہی بات ابوہریرہ سے بھی مروی ہے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ بَعْضِ الْمَشْيَخَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْهِنْدَ، فَقَالَ: «لَيَغْزُوَنَّ الْهِنْدَ لَكُمْ جَيْشٌ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِهِمْ مُغَلَّلِينَ بِالسَّلَاسِلِ، يَغْفِرُ اللهُ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ حِينَ يَنْصَرِفُونَ فَيَجِدُونَ ابْنَ مَرْيَمَ بِالشَّامِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ تِلْكَ الْغَزْوَةَ بِعْتُ كُلَّ طَارِفٍ لِي وَتَالِدٍ وَغَزَوْتُهَا، فَإِذَا فَتْحَ اللهُ عَلَيْنَا وَانْصَرَفْنَا فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرِّرُ، يَقْدَمُ الشَّامَ فَيَجِدُ فِيهَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَلَأَحْرِصَنَّ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي قَدْ صَحِبْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ»

بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، صَفْوَانَ سے وہ اپنے بعض مشائخ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ضرور تمہارا ایک لشکر الھند سے جنگ کرے گا اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا کرے گا حتی کہ وہ ان ہندووں کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ ان کی مغفرت کرے گا پھر جب مسلمان واپس جائیں گے تو عیسیٰ ابن مریم کو شام میں پائیں گے-ابو ہریرہ نے کہا اگر میں نے اس جنگ کو پایا تو نیا، پرانا مال سب بیچ کر اس میں شامل ہوں گا پس جب اللہ فتح دے گا اور ہم واپس ہوں گے تو میں عیسیٰ کو شام میں پاؤں گا اس پر میں باشوق ان کو بتاؤں گا کہ میں اے رسول اللہ آپ کے ساتھ تھا-اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ہنسے اور کہا بہت مشکل مشکل

بقیۃ بن الولید بن صائد مدلس ہیں جو ضعیف اور مجہول راویوں سے روایت کرنے پر بدنام ہیں اس میں بھی عن سے روایت کرتے ہیں اور کتاب المدلسن کے مطابق تدلیس التسویۃ تک کرتے ہیں یعنی استاد

کے استاد تک کو ہڑپ کر جاتے ہیں صَفوَانَ کا اتا پتا نہیں جس سے یہ سن کر بتا رہے ہیں اور وہ اپنے مشائخ کا نام تک نہیں لیتے

مسند اسحاق بن راہویہ کی حدیث ہے

أخبرنا يحيى بن يحيى أنا إسماعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو السكسكي عن شيخ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الهند فقال ليغزون جيش لكم الهند فيفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك السند مغلغلين في السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون المسيح بن مريم بالشام قال أبو هريرة رضي الله عنه فإن أنا أدركت تلك الغزوة بعت كل طارد وتالد لي وغزوتها فإذا فتح الله علينا انصرفنا فأنا أبو هريرة المحرر يقدم الشام فيلقى المسيح بن مريم فلأحرصن أن أدنوا منه (نمبر 462)

صفوان بن عمرو السکسکی نے ایک شیخ (مجہول) سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہندوستان کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ایک لشکر ہندوستان میں جہاد کرے گا اور اللہ انہیں فتح عطا فرمائے گا یہاں تک کہ، سندھ کے بادشاہوں کو وہ زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے۔ اللہ ان کے گناہ معاف فرمادے گا، پھر وہ پلٹیں گے تو شام میں حضرت عیسی علیہ السلام کو پائیں گے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر میں اس وقت ہوا تو اپنا سب کچھ بیچ کر اس میں شریک ہوں گا۔ اگر اللہ نے ہمیں فتح دی اور ہم واپس آئے تو میں آزاد ابو ہریرہ ہو کر شام آؤں گا۔ میں سب سے زیادہ لالچی ہوں کہ وہاں حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام سے ملوں۔

اس کی سند میں مجہول شیخ ہے

کتاب الفتن از نعیم میں اس کو مجہول الحال لوگوں کی سند سے بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کیا گیا ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَغْزُو قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي الْهِنْدَ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَأْتُوا بِمُلُوكِ الْهِنْدِ مَغْلُولِينَ فِي السَّلَاسِلِ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُمْ ذُنُوبَهُمْ، فَيَنْصَرِفُونَ إِلَى الشَّامِ، فَيَجِدُونَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالشَّامِ»

صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو نے کسی سے روایت کیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا میری امت کی ایک قوم ہند سے جنگ کرے گی اللہ ان کو فتح دیا گا یہاں تک کہ وہ ہند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں لائیں گے اللہ ان کے گناہ معاف کر دے گا پھر یہ شام کی طرف پلٹیں گے تو وہاں عیسی ابن مریم کو پائیں گے

مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا هُشيم عن سَيَّار عن جَبْر بن عَبِيدَة عن أبي هريرة، قال: وعدَنا رسول الله – صلى الله عليه وسلم – في غزوة الهند، فإن استُشْهِدْتُ كنتُ من خير الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المُحَرَّرَةُ.

جَبْر بن عَبِيدَة، إبي ہریرۃ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ہند کا وعدہ کیا پس اگر اس کو پاؤں تو میں سب سے بہتر شہداء میں سے ہوں گا

الذھبی کتاب دیوان الضعفاء والمتروکین وخلق من المجہولین وثقات فیہم لین میں کہتے ہیں جبر بن عبیدة، او جبیر: عن إبي ہریرۃ، مجہول

ابن حجر کا قول ہے لایعرف اللسان (246/8). نہیں جان سکا

احمد شاکر نے اس روایت کو صحیح کہا ہے لیکن انہوں نے اس کی کوئی بھی مظبوط دلیل نہیں دی بلکہ یہ راوی مجہول ہے اس کی نہ توثیق ہے نہ جرح اور ایسے راویوں کو مجھول ہی کہا جاتا ہے اس کی مثالیں اتنی

زیادہ ہیں کہ بے حساب – لہذا یہ روایت صحیح نہیں – البانی اور شعیب الأرناؤوط بھی اس کو ضعیف الإسناد کہتے ہیں اسی راوی کی سند سے سنن الکبری نسائی، مستدرک حاکم، سنن الکبری البیہقی بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ الْهِنْدِ میں روایت ہوئی ہے

تہذیب التہذیب از ابن حجر میں ہے

جبر بن عبيدة الشاعر روى عن أبي هريرة وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند الحديث روى عنه سيار أبو الحكم وقال بعضهم جبير بن عبيدة قلت هذا وقع في بعض النسخ من كتاب الجهاد من النسائي حكاه بن عساكر وذكره الجمهور بإسكان الباء قرأت بخط الذهبي لا يعرف من ذا والخبر منكر انتهى وذكره بن حبان في الثقات

ابن حجر نے کہا میں نے الذھبی کی تحریر دیکھی کہ میں اس کو نہیں جانتا اور یہ خبر (کتاب الجہاد والی) منکر ہے

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا الْبَرَاءُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَلِيلِي الصَّادِقُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: «يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْثٌ إِلَى السِّنْدِ وَالْهِنْدِ، فَإِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُ فَاسْتُشْهِدْتُ فَذَاكَ، وَإِنْ أَنَا فَذَكَرَ كَلِمَةً رَجَعْتُ وَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتَقَنِي مِنَ النَّارِ

ابو ھریرہ کہتے ہیں میرے دوست رسول اللہ نے مجھے بتایا کہ اس امت میں سند اور ہند کی طرف روانگی ہو گی اگر کوئی اس کو پائے تو ٹھیک اور اگر واپس پلٹ آئے تو میں ابو ہریرہ ایک محرر ہوں گا جس کو اللہ جہنم سے آزاد کر دے گا

شعیب الأرناؤوط اس کو إسنادہ ضعیف کہتے ہیں

کتاب الجہاد از ابن ابی عاصم میں ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ – وَكَانَ مِنْ نُسَّاكِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ – قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُبَيْهٍ مَوْلَى صَفِيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَإِنْ أُدْرِكْهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي، فَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ كَأَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ»

كِنَانَةَ بْنِ نُبَيْهٍ مَوْلَى صَفِيَّةَ پر ابن حجر نے لکھا ہے "التهذيب ": ذكره الأزدي في "الضعفاء " اور کہا : لا يقوم إسناده حديثه.

سنن نسائی میں انہی سندوں کو البانی نے ضعیف الإسناد قرار دیا ہے

یہ تو تھیں غزوہ ہند سے متعلق کعب احبار اور ابو ہریرہ کی روایات ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب غزوہ ہند کی روایات

اب ہم چند سندوں کا ذکر کریں گے جو شامی راویوں الجراح بن مليح ،ابو عبد الرحمٰن البهرانی الشامی، من اہل حمص المتوفی ۱۹۳ھ اور بقية بن الوليد بن صائد الحمصی المتوفی ۱۹۷ھ۔ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب کی ہیں ۔یعنی اس سند میں اہل حمص شام کا تفرد ہے

طبرانی کتاب الکبیر میں حدیث نقل کرتے ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ

ح

وَحَدَّثَنَا خَيْرُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنِي لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيُّ، عَنْ ثَوْبَانَ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ،

وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں جن کو اللہ آگ سے بچائے گا ایک وہ جو ہند سے لڑے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہو گا

ثوبان المتوفی 54 ھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، ان کو ثوبان النَّبَوِیُّ رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے- یہ شام میں رملہ میں مقیم رہے کتاب سیر الاعلام النبلاء کے مطابق

.وَقَالَ مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِيُّ: سَكَنَ الرَّمْلَةَ، وَلَهُ بِهَا دَارٌ، وَلَمْ يُعْقِبْ، وَكَانَ مِنْ نَاحِيَةِ اليَمَنِ

اور مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِيُّ کہتے ہیں یہ الرَّمْلَةَ میں رہے جہاں ان کا گھر تھا اور واپس نہیں گئے اور یہ یمنی تھے – تاریخ الکبیر از امام بخاری کے مطابق ثوبان رضی اللہ عنہ سے سننے کا دعوی کرنے والے عَبد الأعلى بْن عَدِي، البَهرانِيّ، قَاضِي حِمص ہیں جو ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے ہیں – ان کی توثیق متقدمین میں سے صرف ابن حبان نے کی ہے ان سے سننے والے لقمان بن عامر الوصابي یا الأوصابي المتوفی 120 ھ ہیں ان کا درجہ صدوق کا جو ثقاہت کا ادنی درجہ ہے- ہے اور ابو حاتم کہتے ہیں یکتب حدیثہ ان کی حدیث لکھ لی جائے – عموما یہ الفاظ اس وقت بولے جاتے ہیں جب راوی کی توثیق اور ضیف ہونے پر کوئی رائے نہ ہو اور ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہے – ان سے سنے والے مُحَمَّد بْن الوليد الزُّبَيدِيُّ المتوفی 149 ھ ہیں جو ثقہ ہیں- اور الجراح بن مليح حمصی ہے جو ضعیف ہے

البانی نے الصحیحہ میں سنن نسائی کی سند کا ذکر کر کے اس سند کو صحیح قرار دیا ہے

عن بقية بن الوليد حدثنا عبد الله بن سالم وأبو بكر بن الوليد الزبيدي عن محمد بن الوليد الزبيدي عن لقمان بن عامر الوصابي عن عبد الأعلى بن عدي البهراني عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم.

البانی کا کہنا ہے کہ یہاں دو راوی ہیں جو مقرونا روایت کر رہے ہیں ایک ثقہ ہے اور ایک مجھول ہے

وهذا إسناد جيد رجاله ثقات غير أبي بكر الزبيدي فهو مجهول الحال لكنهمقرون هنا مع عبد الله بن سالم وهو الأشعري الحمصي، ثقة من رجال البخاري.

اس کے بعد البانی نے اس طرق کو صحیحہ 1934 میں درج کرکے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس کو صحیح الجامع ح (4012) میں صحیح قرار دیا ہے۔ البانی نے سنن نسائی ح 3175 کے تحت اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ شعیب

الأرنؤوط نے مسند احمد کی تعلیق میں اس سند کو حسن قرار دیا ہے

راقم کہتا ہے یہ طرق اشکال سے خالی نہیں ہے

مسند الشامیین کی سند ہے

ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنِي لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ

اور سنن نسائی کی سند ہے

بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ،

سب سے پہلے تو بقیۃ بن الولید بن صائد الحمصی المتوفی ۱۹۷ھ کا حدثنی یا حدثنا کہنا بھی شک سے خالی نہیں ہے

کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال از ابن عدی کے مطابق

أَبَا التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبد الْمَلِكِ يقُول: مَن، قَال: إِنَّ بَقِيَّةَ، قَال: حَدَّثَنا فَقَدْ كَذَبَ مَا قَالَ بَقِيَّةُ قَطُّ إِلا، حَدَّثني فلان

اِبَا التَّقِیِّ ہِشَامُ بْنُ عَبد الْمَلِکِ کہتے جو یہ کہے کہ بقیہ نے کہا حدثنا وہ جھوٹ ہے بقیہ نے کبھی بھی یہ نہیں بولا بلکہ کہتا حدثنی فلاں

یعنی بقیہ اپنے اپ کو محدث کا خاص شاگرد باور کراتا کہ اس نے مجمع میں نہیں بلکہ خاص شیخ نے اس کو سنائی

بقیہ کو ثقہ بھی کہا گیا اور بے کار شخص بھی کہا گیا ہے

عقیلی کہتے ہیں یہ کوئی چیز نہیں

بیہقی کہتے ہیں وقد اجمعوا علی ان بقیۃ لیس بحجۃ وفیہ نظر اس پر اجماع ہے کہ اس کی روایت حجت نہیں اور اس پر نظر ہے

ابن حزم نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے

اِبو بکر بن الولید بن عامر الزبیدی الشامی، ابن حجر کے مطابق مجہول الحال ہے – اصل میں یہ روایت بقیہ نے اسی مجہول سے لی ہے اور ابو بکر نے اس کو اپنے بھائی محمد بن الولید الزبیدی سے روایت کیا ہے – البانی کا کہنا ہے کہ بقیہ کو یہ عبد اللہ بن سالم سے بھی ملی ہے – امام احمد کا قول ہے

وقال أحمد بن الحسن الترمذي: سمعت أحمد بن حنبل، رحمه الله، يقول: توهمت أن بقية لا يحدث المناكر إلا عن المجاهيل فإذا هو يحدث المناكير عن المشاهير، فعلمت من أين أتي. «المجروحون لابن حبان» 191/1

احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد کو کہتے سنا مجھ کو وہم ہوا کہ بقیہ صرف مجھول راویوں سے مناکیر روایت کرتا ہے پس جب یہ ثقات سے بھی منکر روایت کرے تو جان لو کہ کہاں سے یہ آئی ہے

یعنی بقیہ نے ثقات سے بھی منکر روایت بیان کی ہیں اور اصلا یہ مجھول راوی سے لی گئی روایات ہیں

یہ روایت امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی-کتاب الکامل فی ضعفاء الرجال از ابن عدی کے مطابق

حَدَّثني عَبد المؤمن بن أحمد بن حوثرة، حَدَّثَنا أَبُو حاتم الرازي، قالَ: سَألتُ أبا مسهر عَن حديث لبقية فَقَالَ احذر أحاديث بَقِيَّة وكن منها عَلَى تقية فإنها غير نقية.

اَبُو حاتم الرازی نے کہا میں نے اِبا مسہر سے بقیہ کی روایات کے بارے میں پوچھا کہا ان سے دور رہو ہو سکتا ہے اس میں تقیہ ہو کیونکہ یہ صاف (دل) نہ تھا

کتاب الجہاد از ابن ابی عاصم میں ہے

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ الْبَهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَهْرَانِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ، عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى عِيسَى»

اس سند میں بقیہ نہیں ہے اور اسی طرح مسند الشامیین میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ حَدَّثَنِي لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيُّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ: عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان دو سندوں میں الجراح بن مليح، أبو عبد الرحمن البهراني الشامي، من أهل حمص المتوفی ۱۹۳ ھ ہے-اسی نام کا ایک راوی الجراح بن مليح بن عدی بن فرس المتوفی ۱۹۶ھ اور بھی ہے جو سخت ضعیف ہے

المتفق والمفترق للخطیب البغدادی میں ہے کہ اس نام کے دو لوگ ہیں

الجراح بن مليح بن عَدي بن فارس، أبو وكيع الرُّؤاسي. من أهل الكوفة

الجراح بن مليح، أبو عبد الرحمن البهراني الشامي، من أهل حمص

یہاں شامی حمص والا راوی ہے-جس کا ذکر بقول مغلطای ،ابو العرب القیرانی نے الضعفاء میں کیا ہے

بعض کے بقول ابو حاتم اس کو صالح الحدیث کہتے ہیں جبکہ راقم کو یہ تعدیل نہیں ملی بلکہ کتاب جرح و تعدیل میں اس پر ابی حاتم کی تعدیل نہیں ہے-ابن ابی حاتم نے کہا امام ابن مَعِین نے کہا: لاأعْرِفُهُ میں اس کو نہیں جانتا

ابو حاتم جب صالح الحدیث کہیں تو اس کا مطلب ثقہ کہنا نہیں ہوتا کیونکہ بعض اوقات وہ اس کو صدوق کہہ کر یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اس کی حدیث لکھ لو دلیل مت لینا

راقم کہتا ہے یہ کوئی مجہول راوی ہے

ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت میں ہے کہ وہ لشکر جو ہند میں لڑے گا جب وہ فتح کے بعد واپس شام آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہو چکا ہو گا-اس روایت میں دجال کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے-جبکہ دجال کے حوالے سے احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ عرب کے مشرق سے نکلے گا اور ہر شہر کو پامال کرے گا سوائے مدینہ کے-ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت میں جو لشکر ہند میں

ہے اس کو دجال کی کوئی خبر نہیں ہے –اس طرح ابہام موجود ہے کہ دجال اس ہند پر لشکر کشی کے وقت کہاں ہے ؟ نہ شامی لشکر کو خبر ہے جو شام سے ہند جہاد کے لئے پہنچا ہوا ہے ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح غیر واضح ہے اور شاذ بھی ہے

لب لباب ہے کہ غزوہ ہند والی روایات کعب احبار کے اقوال ہیں جو اس کو اغلباً گھڑی ہوئی کتاب دانیال سے ملے –اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے شامی راویوں نے منسوب کیا ہے اور بعض نے اس کو ثوبان رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا

سوال یہ ہے کہ یہود ہندوستان پر حملہ کا کیوں سوچ رہے تھے اگر یہ سب دانیال سے منسوب کتاب میں لکھا گیا؟ راقم سمجھتا ہے کہ یہودی جو فارس میں آباد تھے وہ اپنے عقائد کو فارسی سوچ پر ڈھال رہے تھے جس طرح انہوں نے توریت میں سے ابلیس کا تذکرہ ختم کر دیا تھا– فارس میں یہود کی ایک بڑی تعداد رہتی تھی – فارسیوں اور ہنود میں بنتی نہیں تھی اور ان کے اپس میں جھگڑے ہوتے رہتے تھے لہذا ممکن ہے کہ کسی جنگ کا پلان بنایا گیا اور دانیال سے منسوب کیا گیا لیکن اسی دوران مسلمانوں نے فارس فتح کر لیا

قابل غور ہے کہ مجہول راویوں کو چھوڑ کر روایات میں اہل شام حمص کا تفرد ہے

الحكم بن نافع البهرانى ، أبو اليمان الحمصى المتوفى ٢٢٢ ھ ، صفوان بن عمرو السكسكي الحِمْصِيُّ المتوفى ١٥٥ ھ ، الجراح بن مليح، أبو عبد الرحمن البهراني الشامي المتوفى ١٩٣ ھ، بقية بن الوليد بن صائد الحمصى المتوفى ١٩٧ ھ ہجری، عبد الله بن سالم الحمصي، عَبد الأَعلى بْنُ عَدِي، البَهرانِيّ، قَاضِي حِمص المتوفى ١٠٤ ھ ا یہ سب شامی ہیں –اس جنگ کی خبر صرف اہل حمص کو معلوم ہے لیکن کسی اور مقام پر ان روایتوں کو روایت نہیں کیا گیا

امام بخاری و مسلم و ابن خزیمہ و ابن حبان کے نزدیک غزوہ ہند کی خبروں میں سے کوئی بھی سند اس قدر مضبوط نہیں تھی کہ صحیح کے درجہ تک جاتیں لہٰذا ان میں سے کسی نے بھی اس کو اپنی صحیح میں درج نہیں کیا

نعمت اللہ شاہ ولی کے اشعار

تصوف کے دلدادہ لوگوں نے ایک اسلامی ناسٹراڈیمس کی شکل صوفی نعمت اللہ شاہ ولی سے منسوب شاعرانہ کشف کو حقیقت سمجھنا شروع کر دیا ہے—دیوبندی و تبلیغی صوفی حلقوں میں اس دیوان کو بڑی داد و تحسین مل رہی ہے جبکہ یہ دیوان ایران میں پہلی بار چھپا جس کی جدید طباعت کی گئ ہے لنک — سن ۱۹۷۲ میں حافظ محمد سرور نظامی نے اس کی طرف مزید اشعار منسوب کیے دیکھئے لنک—اہل حدیث نے شمارہ محدث لاہور میں بھی ان پر تحقیق پیش کی اور جو نتیجہ تھا وہ پیش کیا کہ یہ تمام جدید اشعار جو بر صغیر سے متعلق ہیں اصل مسودہ میں موجود نہیں تھے

ماہنامہ **محدِّث** لاہور

(فون) صدر دفتر: ۸۰۵۵۰ | ذیلی دفتر: ۵۴۸۷۳

جلد ۲ | ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ فروری ۱۹۷۲ | عدد ۲

مدیر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی

معاونین: عبدالسلام مدنی، عبدالغفار اثر

مجلس التحریر

حافظ ثناء اللہ خاں، بی اے (آنرز) ایم اے (عربی، اسلامیات)
چودھری عبدالحفیظ، ایم-اے (عربی، اسلامیات)
حافظ سیف الرحمٰن، بی-اے، فاضل عربی (او-ٹی)
مولانا عزیز زبیدی — مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی

مجلس التحقیق الاسلامی

شاہ نعمت اللہ ولیؒ کا نام گرامی نورالدین سید شاہ نعمت اللہ ولیؒ ہے۔ان کا دیوان برٹش میوزیم لندن رائل ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری لندن اور پبلک لائبریری بانکی پور میں موجود ہے۔ہجری ۱۲۷۶ھ میں طہران (ایران) کے ایک بک سیلر نے بھی یہ دیوان جو تمام کا تمام فارسی زبان میں ہے، شائع کیا تھا۔ یہ قصیدہ جو اخبارات میں شائع ہوا ہے اس دیوان میں کہیں موجود نہیں ہے۔ نیز شاہ صاحب کے حالات زندگی عام فارسی تذکروں مثلاً مجمع الفصحاء، مراۃ الاسرار، ریاض الشعراء، تذکرہ دولت شاہ سمرقندی، اخبار الاخیار

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام ملت اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلہ

magazine.mohaddis.com

خزینۃ الاصفیاء مرتبہ مفتی غلام سرور لاہوری، تذکرۃ الکرام اور تاریخ فرشتہ میں پائے جاتے ہیں۔ برٹش میوزیم لندن میں جو نسخہ دیوانِ شاہ نعمت اللہ ولیؒ ہے وہ ۱۹۲۹ء میں پٹنہ کے کسی پریس کا شائع شدہ ہے۔ نیز طہران (ایران) دالانسخہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ (۱۲۷۶ھ) اس دیوان میں مناقب شاہ نعمت اللہ ولی کے عنوان سے شاہ صاحب کی مختصر سی سوانح عمری بھی درج ہے۔اس کے مطابق شاہ نعمت اللہ ولیؒ کبھی برصغیر پاک و ہند میں تشریف نہیں لائے اور نہ ہی ان کا مزار بھارت یا پاکستان میں کہیں موجود ہے۔البتہ

یہ جدید اشعار کہاں کس لائبریری سے برآمد ہوئے ان پر تحقیق نہیں کی گئی۔ افسوس ان وضعی اشعار کو جدید دانشور، ٹی وی اور اخبار کے مراسلوں میں بھی پیش کر رہے ہیں اور ہر مشہور ٹی وی چینل کے اینکروں کے مینول کا حصہ بنے ہوئے ہیں

خبردار مستقبل کا لائحہ عمل ایک کمزور خبر کی بنیاد پر بنانا یا کسی صوفی کے کشف کی بنیاد پر رکھنا یا اسٹریٹجی میں معجزات کا انتظار کرنا غیر دانشمندی ہے

راقم کو سننے کو ملا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس جنگ کو غزوہ اس لئے کہتے ہیں کہ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس میں شریک ہوں گے جبکہ یہ عربی سے لاعلم ہیں۔ عربی میں غزوہ اس کو کہا جاتا ہے جس میں تلوار سے قتال کیا جائے ۔ مسلمان مورخین نے فارس کی جنگ جو دور عمر میں ہوئی اس کو بھی غزوہ لکھا ہے ۔ لیکن یہ لوگ دعوی کر رہے ہیں نبی علیہ السلام اپنے مثالی جسم کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہوں گے۔ حدیث محشر میں ذکر ہے کہ بعض امتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ہٹا لئے جائیں گے اس کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اے رب یہ امتی ہیں یا اصحابی ہیں لیکن کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے کیا گل کھلائے ہیں ۔ اگر رسول اللہ خود امت کی جنگوں میں پہنچ جاتے ہیں تو پھر ان کا علم الغیب سے واقف ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ جو جہل کا قول ہے

قرب قیامت کی ایک جنگ کا ذکر

صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ دو گروہ لڑیں گے جن کا ایک ہی دعوی ہو گا

دوسری صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے

فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ

ان میں عظیم قتال ہو گا

وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ

ان میں عظیم قتال ہو گا

بعض شارحین نے اس جنگ کو علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مشاجرات سے ملایا ہے جبکہ وہ کوئی عظیم قتال نہیں تھے کچھ مسلمان شہید ہوئے تھے ایسا نہیں کہ عظیم قتال ہوا ہو- راقم اس رائے سے موافقت نہیں رکھتا– علی و معاویہ کا دعوی ایک نہیں تھا– معاویہ کا مطالبہ قصاص عثمان کا تھا اور علی کی جانب سے اس کا مسلسل انکار تھا– ان دونوں کا دعوی ایک نہیں تھا

صحیح مسلم میں اس پر باب ہے باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض امت میں بعض کی بعض کے سبب ہلاکت

دوسری صحیح بخاری کی حدیث میں اس روایت میں ہے کہ اس کے بعد تیس دجال نکلیں گے جو نبوت کا دعوی کریں گے

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ دو گروہوں میں عظیم قتال ہو گا ان کا دعوی ایک ہو گا اور قیامت قائم نہ ہو گی کہ دجال کذابوں کو تیس کے قریب نکالا جائے گا جن میں ہر ایک رسول اللہ ہونے کا دعوی کرے گا

اس جنگ میں دنیا دو گروہوں میں بٹ جائے گی اور گھمسان کی جنگ ہو گی اور دونوں طرف مسلمان بھی ہوں گے یعنی دنیا کے دو گروہ ہیں محض مسلمانوں کے دو گروہ نہیں ہیں – اس حدیث کو محض مسلمانوں کی آپس میں جنگ پر محدود کرنا حدیث کے متن میں اضافہ ہے

اس جنگ کے بعد دجالوں کے خروج کی خبر ہے – ان میں سب سے بڑا دجال، دجال اکبر ایک ساتھ دو دعوی کرے گا کہ وہ مومن ہے، وہ نعوذ باللہ اوتار ہے –

راقم سمجھتا ہے دجال کوئی ہندومت متاثر لیکن مسلمان نام کا شخص ہو گا جس کی مدد یہود و ہنود کر رہے ہوں گے اس طرح ان تمام روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے جو خروج دجال سے متعلق ہیں، مشرق سے فتنہ کے نکلنے سے متعلق ہیں

کتاب اللہ زمین پر باقی نہ رہے گی؟

قرآن قیامت تک مخلوق پر حجت ہے البتہ ایک روایت میں ہے کہ قبل محشر کتاب اللہ زمین پر باقی نہ رہے گی- سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 4049 ہے جس کو البانی نے صحیح کہہ دیا ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا، فَقَالَ لَهُ صِلَةُ مَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثًا

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ وزکاۃ کیا چیز ہے؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے، کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ لاإلہ إلا اللہ کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں۔ صِلَہْ بْنُ زُفَر نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ وزکاۃ کیا چیز ہے تو انہیں فقط یہ کلمہ لاإلہ إلا اللہ کیا فائدہ پہنچائے گا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے تین بار یہ بات ان پر دہرائی لیکن وہ ہر بار ان سے

منہ پھیر لیتے، پھر تیسری مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ یہ کلمہ ان کو جہنم سے نجات دے گا، اس طرح تین بار کہا۔

تاریخ دمشق از ابن عساکر کے مطابق

قال أبو جعفر بن أبي شيبة ولم يسمع ربعي من عبد الله

ابن ابی شیبہ نے کہا ربعي نے عبد الله ابن مسعود سے نہیں سنا۔

حذيفة بن اليمان العبسى الغطفانى القيسى، صحابي کی وفات سن ۳۶ میں مدائن میں ہوئی اور ابن مسعود کی سن ۳۲ میں وفات ہوئی۔ دونوں کی وفات میں ۴ سال کا فرق ہے اور ممکن ہے کہ اس دوران سنا ہو لیکن بعض محدثین کی رائے میں ربعی کا سماع حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے۔

وزاد المناوي في " فيض القدير" أن ابن حجر يقول: إن أبا حاتم أعله بأن ربعي بن حراش لم يسمعه من حذيفة.

فيض القدير ٢ / ٥٦. میں مناوی نے ایک دوسری روایت پر لکھا ہے کہ .... ابی حاتم نے اس روایت میں علت کا ذکر کیا ہے کہ ربعي بن حراش نے حذيفة سے نہیں سنا۔

عقیلی نے ایک سند الضعفاء الکبیر میں دی ہے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، وَأَبِى عَبْدِ اللَّهِ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ نے اصحاب حُذَيْفَةَ سے سنا نہ کہ حُذَيْفَةَ سے براہ راست۔

علل ابی حاتم میں ایک روایت جو رِبْعِیّ بْن حِراش عَنْ حُذَيفة کی سند سے ہیں ان میں علت بتائی گئی ہے کہ یہ اصل میں قال أَبُو زُرْعَةَ: الصَّحيح: عَنِ رِبْعِيٍّ، عن أبي مسعود سے ہیں۔

معلوم ہوا کہ بعض محدثین اس کے قائل ہیں کہ ربعی کا سماع حذیفہ سے نہیں ہے۔ البتہ بعض نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔

لیکن غور کرنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ کی روایت کا متن منکر ہے جس کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے کہ ربعی نے یہاں تدلیس کی ہے۔

کیا صرف عرب کی بربادی ہے ؟

صحیح بخاری میں ہے

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ»

زَینَب بِنتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللَّهُ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے اٹھے اور آپ کے چہرہ پر سرخی تھی اور کہہ رہے تھے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ، عرب کے لئے بربادی ہے اس شر سے جو قریب ہوا- آج کے دن یاجوج وماجوج کے لئے رستہ کھل گیا، اتنا—اور سفیان نے ۹۰ یا ۱۰۰ بنایا کہا گیا : ہم ہلاک ہوں گے اور ہم میں صالح بھی ہوں گے ؟ فرمایا : ہاں کیونکہ خبث بڑھ جائے گا

اس روایت کو ڈاکٹر اسرار احمد بار بار اپنی تقاریر میں سناتے تھے اور لوگوں کو دھوکہ دیتے کہ عرب بر باد ہوں گے جبکہ حدیث میں من جملہ یاجوج ماجوج کا ذکر ہے اور ان کا خروج صرف عرب تک محدود نہیں ہو گا—پاکستان ، ہندوستان ، ترکی ، افریقہ الغرض تمام زمین پر ان کا خروج گا

لہذا جو بھی اس روایت کو سنے وہ جان لے کہ یاجوج ماجوج کو سورہ کہف میں قیامت کی آخری نشانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے -